قرآن کریم لوگوں کو اس طرح پڑھائیں کہ شوق اور لگن پیدا ہو، حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ رفقاء حضرت مسیح موعود کے ایمان افروز واقعات

انسان کے کام آنے والا وہی ایمان ہے جس میں عشق اور محبت کی چاشنی ہو

زندہ معجزہ در حقیقت وہی ہوتا ہے جو انسان کی اپنی ذات میں ظاہر ہو اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جولائی 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 جولائی 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم لوگوں کو ایسے طریق سے پڑھانا چاہئے جس سے لوگوں کے اندر شوق اور لگن پیدا ہو۔ اصل چیز یہی ہے کہ قرآن کریم سے ایسی محبت ہو کہ اس میں ڈوب کر اس کو پڑھا جائے۔ صرف دکھاوے اور مقابلے کے لئے قاریوں کی طرح گلے سے آوازیں نکال لینا تو مقصد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ترتیل سے پڑھنے کا حکم دیا ہے اور ٹھہر ٹھہر کر اور جس حد تک بہترین تلفظ ادا ہو سکتا ہے ادا کر کے پڑھا جائے۔ فرمایا کہ ہمارے لئے عربوں کی طرح ادائیگی مشکل ہے۔ ہر ملک اور ہر خطہ زمین کے رہنے والوں کا اپنا اپنا لب ولہجہ ہوتا ہے۔ بعض حروف کی صحیح ادائیگی غیر عرب کر ہی نہیں سکتے سوائے اس کے کہ عربوں میں پلے بڑھے ہوں۔ آنحضرت ﷺ کی حضرت بلالؓ کے اشھد کے بجائے اسھد کہنے پر پیار کی جو نظر تھی اس کا کوئی قاری یا عرب مقابلہ نہیں کر سکتا۔ پس اصل چیز قاری کی طرح قراءت نہیں بلکہ قرآن کریم پڑھنا ضروری ہے۔

حضور انور نے رفقاء حضرت مسیح موعود سے عشق و محبت، وفا اور مضبوط ایمان کے ایمان افروز واقعات حضرت مصلح موعود کی زبان سے پیش فرمائے۔ حضرت مصلح موعود نے اپنی حالتوں کو درست کر کے اپنے ایمانوں کو مضبوط اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے بارے میں جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ لوگ تقویٰ وطہارت اپنے اندر پیدا کریں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں اور تہجد اور درود پر التزام رکھیں تو اللہ تعالیٰ یقیناً آپ لوگوں کو بھی رویائے صادقہ اور کشوف میں سے حصہ دے گا اور اپنے الہام اور کلام سے مشرف کرے گا اور زندہ معجزہ در حقیقت وہی ہوتا ہے جو انسان کی اپنی ذات میں ظاہر ہو۔ اس لئے اگر معجزے دیکھنے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرنا ضروری ہے۔ حضور انور نے ایمان میں مضبوطی اور خدا سے ذاتی نشان پانے سے متعلق حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی مثال بیان فرمائی۔ فرمایا کہ اگر انسان کا ایمان مضبوط ہو اور خدا تعالیٰ سے تعلق ہو تو پھر انسان دنیاداروں سے نہیں ڈرتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود سے پہلے لوگوں کی آپ سے کس قدر عقیدت تھی اور پھر دعویٰ کے بعد کیا حالت ہوگئی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ براہین احمدیہ کی شہرت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ لاکھوں آدمی آپ سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ حضور انور نے اس کی مثالیں بیان فرمائیں۔ پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی مصلح موعود والی پیشگوئی میں بھی دوسرے پیشگوئیوں کی طرح بہت سے شہادتیں موجود ہیں۔ حضور انور نے اس کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ کون ہے جو اپنے پاس سے ایسی بات کہہ سکے۔ پھر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ لدھیانہ کا جماعت احمدیہ کے ساتھ کئی رنگ میں تعلق ہے، حضرت مسیح موعود نے پہلی بیعت اسی شہر میں لی۔ اسی طرح اور بھی تعلق بیان فرمائے۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے رفقاء حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحب، حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی اور حضرت حکیم مولوی نورالدین بھیروی صاحب کے حضرت مسیح موعود کے ساتھ عشق و محبت اور اخلاص و وفا کے ایمان افروز واقعات حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ پیش فرمائے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ رفقاء کا یہ ایک گروہ تھا جس نے عشق کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ ہماری آنکھیں اب پچھلی جماعتوں کے آگے نیچی نہیں ہو سکتیں۔ رفقاء کی قربانیوں کا ذکر کر کے آپ فرماتے ہیں کہ یہی وہ قربانیاں ہیں جو جماعتوں کو خدا تعالیٰ کے حضور ممتاز کیا کرتی ہیں اور یہی وہ مقام ہے جس کے حاصل کرنے کی ہر شخص کو جدوجہد کرنی چاہئے۔ خالی فلسفیانہ ایمان انسان کے کسی کام نہیں آ سکتا۔ انسان کے کام آنے والا وہی ایمان ہے جس میں عشق اور محبت کی چاشنی ہو۔ فلسفی اپنی محبت کے کتنے ہی دعوے کرے ایک دلیل بازی سے زیادہ ان کی وقعت نہیں ہوتی کیونکہ اس نے صداقت کو دل کی آنکھ سے نہیں بلکہ محض عقل کی آنکھ سے دیکھا ہوتا ہے۔ مگر وہ جو عقل کی آنکھ سے نہیں بلکہ دل کی آنکھ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی صداقت کو پہچان لیتا ہے۔ اسے کوئی شخص دھوکا نہیں دے سکتا، اس لئے کہ دماغ کی طرف سے فلسفہ کا ہاتھ اٹھتا ہے اور دل کی طرف سے عشق کا ہاتھ اٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دل کی آنکھ سے زمانے کے امام کو پہچاننے اور اس پر ہمیشہ قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر پر حضور انور نے مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پر بھاکر درویش قادیان ابن مکرم چوہدری نواب دین صاحب کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔